اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

پچپنواں اجلاس (دوسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 04/جون 2022ء بروز ہفتہ بمطابق 04/ذیقعد 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	قرارداد نمبر 143 منجانب: جناب عبدالواحد صدیقی، رکن اسمبلی۔	04
4	قرارداد نمبر 144 منجانب: ملک سکندر خان ایڈووکیٹ، قائد حزب اختلاف۔	15
5	قرارداد نمبر 145 منجانب: جناب نصراللہ خان زیرے، رکن اسمبلی۔	25

جلد 55 شمارہ 02

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 04 رجون 2022ء بروز ہفتہ بمطابق 04 رذیقعد 1443 ہجری، بوقت شام 04:45 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰی
فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰہُ اَخۡذًا وَّبِیۡلًا ﴿۱۶﴾ فَکَیۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ کَفَرۡتُمۡ یَوۡمًا یَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ
شِیۡبَا ۖ٭ۙ ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِہٖ ؕ کَانَ وَعۡدُہٗ مَفۡعُوۡلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ ہٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ
فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ﴿۱۹﴾

﴿پارہ نمبر ۲۹ سورۃ المُزمّل آیات نمبر ۱۵ تا ۱۹﴾

ترجمہ: ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسُول بتلانے والا تمہاری باتوں کا۔ جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسُول۔ پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسُول کا پھر پکڑی ہم نے اس کو وبال کی پکڑ۔ پھر کیونکر بچو گے اگر منکر ہوگئے اُس دن سے جوکر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا۔ آسمان پھٹ جائیگا اُس دن میں اُس کا وعدہ ہونے والا ہے۔ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے بنالے اپنے رب کی طرف راہ۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہرشاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: میر زابد علی ریکی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ لیلیٰ ترین صاحبہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ شاہینہ کاکڑ صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ بانو خلیل صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ **رخصت منظور ہوئی۔**

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جناب عبدالواحد صدیقی صاحب اپنی قرارداد نمبر **143** پیش کریں۔

جناب عبدالواحد صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہرگاہ کے قرآن وحدیث کی روشنی میں بحیثیت مسلمان اللہ رب العالمین کو واحد لاشریک اور محمدﷺ کو خاتم النبین سمجھتے ہیں۔ چونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ہمارے ایمان کا حصہ اور اس کا دفاع ہمارا ایمانی فریضہ ہے اور آئین پاکستان نے بھی اس کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے۔ اس لئے نسل نو

کو ختم نبوت کی ضرورت واہمیت کے عنوان سے باخبر رکھنے کیلئے یہ ہمارے نصاب تعلیم کا حصہ ہونا چاہیے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ قرآن وحدیث اور سیرت کی روشنی میں ختم نبوت کے عنوان سے نصاب تعلیم میں مضامین شامل کرے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد پیش ہوئی۔ اسکی admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

جناب عبدالواحد صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بڑی مہربانی جناب اسپیکر صاحب! اللہ رب تعالیٰ نے ہر دور میں انسانوں کی رہنمائی کیلئے سلسلہ نبوت شروع کیا ہے۔ چنانچہ اوراپنے خاص بندے بھیجے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے ''کہ نہیں گزری کوئی امت اور قوم ایسی جس کیلئے ڈرانے والا نہ بھیجا ہو'' ان خاص بندوں کو انبیاء اور رسول کہتے ہیں ان میں سے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا اور سب سے آخر میں پیغمبر اسلام ﷺ کو بھیجا ہے۔ ہر مسلمان کیلئے ان تمام انبیاء کرام کی نبوت پر ایمان لانا لازمی اور ضروری ہے، اور اس کو عقیدہ رسالت کہتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اس مبارک سلسلہ نبوت اور رسالت کا مبارک سلسلہ شروع کیا ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ کو آخری پیغمبران کے بعد بحث کے سلسلے کو ختم کیا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ'' میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئیگا'' لہٰذا پیغمبر اسلام ﷺ پر سلسلہ نبوت اور رسول ختم کیا گیا۔ اور قیامت تک کسی بھی شکل میں کسی بھی صورت میں نہ کوئی نبی آئیگا نہ کوئی رسول۔ اب اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے کسی بھی شکل میں کسی بھی صورت میں اس کو مسلمان قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلمان نہیں کہا جاتا۔ عقیدختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر ہر مسلمان کا ایمان رکھنا نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ لہٰذا اس دنیا میں اس بگڑتے ہوئے ماحول کو سنبھلنے کیلئے جب تک ہم پیغمبر اسلام ﷺ کی پوری اسٹری سے ان کی پوری سیرت سے ہمارا علم نہ ہو اور ان کے مطلق نہ پڑھیں تو شاید آج جو دنیا عالم میں خصوصاً پاکستان میں مملکت خداداد پاکستان میں جو مشکل درپیش ہے وہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہمیں دنیا میں رسالت مآب ﷺ کی پوری زندگی کو اپنی زندگی سے نکال کر آج مسائل سے ہم دوچار ہیں۔ اور ساتھ ساتھ عالم کفر نے مسلمان نوجوانوں کو ورغلانے کیلئے ان کو بے مقصد زندگی کی طرف لگانے کیلئے شوشل میڈیا اور نیٹ کے ذریعے ایسے خرافات ہمارے بچوں کی زندگی میں بٹھا رہے ہیں کہ اس وقت ایک سروے کے مطابق دنیا عالم میں جو ویڈیوز دیکھی جاتی ہیں خصوصا گندھی ویڈیوز جو دیکھی جاتی ہیں اس میں پاکستان اللہ ہمیں معاف کرے پاکستان نمبر 1 ہے۔ لہٰذا ہم اپنے مستقبل کو بچانے کیلئے اپنے بچوں کے روشن مسقبل کیلئے یہ لازمی ہے کہ ہم اس کو پیغمبر اسلام ﷺ کی جو سیرت ہے ان کی جو زندگی ہے اور پورے 62 سال میں جو پیغمبر اسلام ﷺ کی جو زندگی گزری ہے ان کو ایک ایک chapter بنا کے ہم اپنے نصاب میں شامل کرلیں۔ تاکہ ہمارے

بچوں کے ذہن میں کم ازکم ایک ایسی ideal موجود ہو جس کے مطابق وہ اپنی زندگی کو بنا سکیں۔ ورنہ ہمارے بچے ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے اگر ہماری یہ پوزیشن ہے، نصاب میں اس chapter کو لانا یہ ہمارا ایمانی ،قومی اور اخلاقی فریضہ بھی ہے۔ تو میں اپنے مقدس ایوان کے تمام ممبروں سے اور یہ مسئلہ صرف مسلمانوں کا نہیں ہے چونکہ پیغمبر اسلام ﷺ کو محسن انسانیت کہا جاتا ہے اس کو رحمت العالمین ﷺ کی حیثیت سے بھیجا گیا ہے۔ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلم کو بھی چاہیے کہ وہ ہمارے اس بنیادی مسئلے کی طرف ہم سے رجوع کریں اور ہماری اس قرارداد کو منظور کریں اور نصاب میں اس کو شامل کردیں تاکہ ہمارے بچوں کا مستقبل بھی محفوظ ہو ہمارا اخلاق ہمارے عقائد اور ایمان بھی محفوظ ہو، میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے تمام ممبران ہماری اس قرارداد کی بھرپور حمایت کریں گے تاکہ یہ ہمارے نصاب کا حصہ بن سکیں شکریہ جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ صدیقی صاحب۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم ۔اَماَّ بَعۡد فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ،بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ۔ میرے اپنے بھائی عبدالواحد صدیقی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: لہڑی صاحب! آپ ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: قرارداد جو ہاؤس میں پیش ہوئی اس کی بھرپور حمایت بھی کرتا ہے جناب اسپیکر! اصل بنیادی وجہ یہ ہے کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دنیا کی واحد ہستی ہے پوری دنیا میں۔ جنہوں نے ایک ایسا ماڈل اس دنیا کو دیا جس میں انسانیت کی عظمت کو اُجاگر کیا گیا غریب اور امیر کا فرق مٹا دیا ایک پیمانہ قرار دیا اور ظلم کے خلاف ایک مضبوط تحریک بنی۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان سارے مذاہب مختلف اشکال میں ہیں لیکن آقا نامدار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذریعے ہمیں معرفتِ اللہ نصیب ہوئی ہے اگر یہ عظیم ہستی نہ ہوتی تو اللہ کی معرفت کے لئے ہماری کونسی راہ ہوتی پھر اللہ کا عادلانہ نظام جو رہتی دنیا تک ہے اور جس میں زبر زیر اور پیش کیا تغیر اور تبدل ناممکن ہے یہ عادلانہ نظام بھی براہ راست بذریعہ وحی ہم تک پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذریعے پہنچا ہے۔ اس لئے آپ کی حیثیت پوری دنیا میں لاثانی ہے ابد سے اس کائنات تک آپ کی مثال مسلمان تو کیا تمام مذہب کے سامنے آپ کا احترام اپنی جگہ پر مسلم ہے۔ اب جو اسلام دشمن قوتیں ہیں جناب اسپیکر صاحب! وہ اسلام پر حملہ آور ہونے کے لئے کوشش کرتی ہیں کہ نعوذ باللہ، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پہ کسی نا کسی طرف سے حملہ کریں جھوٹی نبوت کے ذریعے۔ یا آپ پر کوئی کیچڑ اچھالنے کے ذریعے تاکہ آپ کی حیثیت پہ فرق لایا

جائے تو خدانا خواستہ اسلام کا جو پوری دنیا میں ایک image ہے اور اللہ کا دین ہے اس میں فرق آنے کی کوشش کی جارہی ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سرور کائناتﷺ کی زندگی کی ہر پل کو سمجھنے کے لئے ہماری نئی نسل کی بہت زیادہ ضرورت ہے جب تک ہماری نئی نسل پیغمبر خداﷺ کی سیرت کا مطالعہ نہیں کریگی ان کی سیرت ان کی زندگی گمرائیوں میں سے نہیں نکل سکے گی اور عدل کا پیغام ساری زندگی وہ ساتھ لیے پھرے اس کی سیکھنے کی ضرورت ہے ظلم کے خلاف وہ جو بھر سرے پیکار رہے وہ ہر مسلمان کی ضرورت ہے اس لئے ہمارے سائنسی مضامین فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، باٹنی یہ چیزیں ہم پڑھتے ہیں سائنس سیکھنے کے لئے۔ لیکن ہمیں انسان بننے کے لئے مسلمان بننے کے لئے اور معاشرے میں ایک قابل قدر اور قابل عزت انسان بننے کے لئے آپ کی سیرت کا سیکھنا اس کو اپنے ذہن اور دل میں بٹھانا فرض ہے اس لئے جو قرارداد پیش ہوئی ہے اس کی بہت ضرورت ہے ہمارے قانون میں تعزیرات پاکستان میں سیکشن 295 ناموس رسالتﷺ سے متعلق ہے چونکہ ایک مسلمان ملک ہے اس لئے ہمارے قانون میں بھی یہ دیا گیا ہے کہ اگر خدانخواستہ توہین رسالتﷺ کا کوئی مرتکب ہوتا ہے تو اس کو موت کی سزا دی جائے اور یہ ہونا بھی چاہیے۔ آپ کو پتہ ہے کہ یہ سزا کو contest رکھنے کے لئے internaionally کتنا دباو ڈالا گیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک مسلمان ملکیت آقائے نامدارﷺ کی عزت اور ناموس کے لئے جان کے نذرانے یہ کوئی شے نہیں ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب تک قرآن کریم کا ایک لفظ بدل نہیں سکا ہے کہیں بھی تعریف نہیں ہوسکی ہے اس کے مثل ایک آیت ایک فقرہ آج تک کسی سے نہیں بنا ہے اور قرآن چیلنج کرتا ہے کہ تم اس قرآن کی ایک آیت کی مثل ایک آیت بناؤ اور پھر یہ بھی کہتا ہے کہ تم بنا بھی نہیں سکو گے اس وقت دنیا میں عربی لٹانی جو Non Muslims ہیں ان کی بہت بڑی اکثریت ہے۔ لیکن کوئی بھی ایک آیت 1400 سال میں نہیں بنا سکا ہے یہ اسلام کی حقانیت ہے اور یہ حقانیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے یہاں تک پہنچی ہے اس لئے میں تو عرض کرتا ہوں کہ جناب! قرارداد کی بجائے جناب اسپیکر! آپ رولنگ دیدیں کہ واقعتاً یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس کو نصاب میں شامل کیا جائے اور جہاں کوئی academic institutions ہیں وہاں بھی سیرت نبی اور ختم نبوت کے subjects رکھے جائیں، بہت شکریہ جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ ملک صاحب، جی کھیتران صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: شکریہ جناب اسپیکر صاحب یہ ہمارے الحاج واحد صدیقی صاحب جو قرارداد لائے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ قرارداد ختم نبوت سرور کائنات حضرت محمدﷺ میرے خیال میں اُس کے حساب میں بھی نہیں آتی ہے جو وہ ہستی ہے یہ تو قرارداد اسمبلی کے فلور پر ایک کاغذ کی صورت میں آئی ہے وہ تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے

بحیثیت مسلمان ختم نبوت پر اگر ہم ایمان نہیں لاتے تو ہم مسلمان کے دائرے سے خارج ہو جاتے ہیں۔ بحرحال میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اس میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ہم عملی طور پر شروع کریں ایک تو جیسے اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ نصاب میں شامل ہو۔ بہت اچھا ہے دیکھیں ایک بچہ جب school going پانچ چھ سال کا ہوتا ہے وہ اُس کا growthing time ٹائم ہے وہی سے وہ ہر آداب ایک تو اُس کی ماں کی گود وہاں سے سیکھنا دوسرا وہ جس ادارے میں جاتا ہے وہاں سے سیکھتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر ائمری لیول سے اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں اُس کی سیرت کے بارے میں اُس کی احادیث، اُس پر جس طریقے سے قرآن شریف نازل ہوا جو ہمارے اور اللہ اُنہیں کے منہ سے قرآن شریف جو ہمارا اللہ کے ساتھ ایک رابطہ ایک ذریعہ بنا۔ اُس کی سیرت کے بارے میں بچپن سے ہر بچے کو یہ تعلیم دی جائے اس کے ساتھ ساتھ میں نے اپنے طور پر وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ بھی share کیا تھا۔ دو تین مہینے پہلے میں اپنے علاقے گیا تھا تو میں نے اُس کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا ہے یہ میں اپنی کوئی بڑھائی بیان نہیں کر رہا ہوں میں اپنے مذہب سے میں اپنے اسلام سے اپنے نبی سے اپنے اللہ سے محبت کے اظہار کے طور پر میں نے ایک سلسلہ شروع کیا ہے ملک صاحب! آپ سن لیں بارکھان میں ٹوٹل 621 اسکول ہیں Boys Girls جو سرکاری طور پر کھلے ہوئے ہیں۔ میں نے اپنا ایک ٹارگٹ مقرر کیا ہے الحمدللہ میری ذمہ داری بھی ابھی کافی حد تک آگے آگئی ہے الحمدللہ بچے بھی بڑے ہو گئے۔ کھیتران مسجد اسکول کے نام سے میں نے ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے جو فی الحال بارکھان لیول تک ہے پھر میں اس کے بارے میں صوبائی کابینہ میں briefing دوں گا تاکہ یہ دائرہ پھیل سکے اُس میں کیا یہ گیا ہے شروع ہو گیا سلسلہ۔ تقریباً اس وقت تک 35 اسکول ہم نے رجسٹرڈ کر دیئے اور اُن کا تدریسی عمل شروع ہو گیا میٹرک پاس کم از کم میٹرک پاس اور اُس سے اُوپر ایف اے، بی اے، ایم اے جو بھی خدمات دینا چاہیئے ہم نے اسکول کھولنے شروع کر دیئے اگر تو وہ میل ہے ٹیچر اُسی گاؤں کا یا surrounding کہ کسی گاؤں کا تو مسجد میں بیٹھ کے کم از کم اُس گاؤں کے 20 بچے ہوں اسلامی تعلیمات قرآن شریف اور اُس کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم چاہے وہ انگریزی میں پڑھنا چاہیئے یا اُردو میں اُس ٹیچر کی capacity پر ہے میں اپنی جیب سے دس ہزار روپے فی ٹیچر اُسی گاؤں کا یا ساتھ والے گاؤں کا ہوگا اُس کو گھر بیٹھے وہ صبح کا ٹائم پڑھنا چاہیئے یا شام کو اور اگر اُس میں خواتین ہوں تو اور زیادہ فائدہ ہے کیونکہ اُس میں ہماری جو خواتین قرآن شریف نہیں پڑھی ہوئی ہیں یا elated ہے وہ گھر میں بیٹھ کے وہ بچی بچوں کو چھوٹے بچے آجاتے ہیں اُس کے گھر میں۔ لڑکیاں بڑی یا چھوٹی وہ وہاں تعلیم حاصل کر سکتی ہے یہ سلسلہ میں نے شروع کیا ہے جیسا کہ میں نے گزارش کی کابینہ کو بھی میں اس میں تھوڑی سی

briefing دوں گا انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے اس بجٹ میں ہم کچھ مختص کریں ہر ایک، آپ اپنے، میں نے کھیتران مسجد اسکول کا نام دیا ہے چونکہ اس میں تو میرے اپنے ذاتی اخراجات میں سے تو اس کو پورا کر رہا ہوں۔ اسی طریقے سے آپ موسیٰ خیل مسجد اسکول کا نام دے سکتے ہیں مطلب جو اپنا جس طریقے سے اگر official level پر آجائیں گے پھر ہم اُس کو صوبائی لیول پر نام دیں گے انشاء اللہ۔ ایک تو میں نے یہ کیا ہے دوسرا جو خواتین والا 2000 ہزار روپے ابھی فیڈرل گورنمنٹ نے یہ میرا آئیڈیا تھا تین چار مہینے پہلے میرا آئیڈیا تھا پتہ نہیں ہے یہ آئیڈیا کہاں سے شہباز شریف تک پہنچ گیا۔ دیکھیں جی میں نے سی ایم صاحب سے بھی discuss کیا ہے اس کا ساتھ ساتھ جو بچے ہیں کم از کم دس ہزار خواتین ہر constituency بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام جیسا چلایا ہم provincial لیول پر یہ چلا سکتے ہیں دس ہزار بچے دس ہزار خواتین اب قبائلی نظام میں یا دیہاتوں میں ہر خاتون اپنے شوہر یا بھائی یا باپ کی محتاج ہوتی ہے کہ وہ اُس کو کوئی اُس کی ہتھیلی پر پیسے رکھ دیں پانچ سو ہزار وہ ضروریات زندگی کا روزانہ کا یا ماہانہ کا اپنا۔ میری suggestion یہ ہے انشاء اللہ ابھی بجٹ میں بھی ہم کوشش کرتے ہیں سی ایم صاحب کو کہ ہر حلقے میں دس ہزار خواتین دس ہزار بچے خواتین کیا ہوگا کہ اُس کو دو ہزار روپے۔۔۔

جناب چیئرمین: کھیتران صاحب! قرارداد کی طرف آجائیں آپ topic کئی اور آپ لے گئے suggestion پھر کابینہ اور CM کو آپ دے دیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: میں ایک چیز بتا رہوں کہ یہ قرارداد بھی اُسی سے کہ آپ کسی کو بچوں کو ابھی میں نے کہا کہ اسکول ہم نے شروع کئے ہیں۔ وہ بچے جو قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے ہوں گے اور دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہوں گے دس ہزار بچوں کو ایک ہزار روپے وظیفہ ملے گے اُسی گاؤں میں ہوگا ابھی تو کسی کا بچہ، میرا بچہ یا آپ کا بچہ کوئی بھیڑیں چلانے جا رہا ہے گائیں چلانے جا رہا ہے مزدوری کر رہا ہے وہ اُس سے بھی بچ جائیں گے روزگار بھی مل جائیں گے تعلیم بھی۔ اسلامی تعلیم بھی وہ بھی دس ہزار بچے وہ ہوگئے دو ہزار خواتین یہ ٹوٹل آپ کا 36 کروڑ روپے فی حلقہ خرچہ آتا ہے سال کا۔ تو یہ تو suggestion میں نے سی ایم صاحب کو دی ہے آپ لوگ بھی تھوڑی سی توسیع کر دیں اس میں قرارداد کی جہاں تک بات ہے تو اُسی سے related میں نے کہا کہ میں نے اسکولوں کا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں سیرت النبی ﷺ، قرآن اس کی تعلیم پلس اُس کی دنیاوی تعلیم ہوگی وہ ہزار روپے اُس کو ملے گے ٹوٹل 12 کروڑ روپے سال کا خرچہ ہے اُس کا۔ دس ہزار بچے کا۔ 12 کروڑ روپے۔ 12 کروڑ روپے کا ہم ایک روڈ ہم جو ہے دے دیتے ہیں اگر آپ کے حلقے کے دس ہزار بچے اُن کو وظیفہ ملے گا

وہ اسلامی تعلیم اور دنیاوی تعلیم، دس ہزار خواتین اگر وہ خواتین اُس سے دو مرغیاں بھی لے لیتی ہے تو اُس کا ایک اور سلسلہ شروع ہو جائے یہ کہ سلسلہ میں بریفنگ دوں گا اس پر۔ تو میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ یہ پوری ایوان کی طرف سے ہو آپ اس پر رولنگ دے دیں کہ نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ سیرت النبی ﷺ کو۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ سردار عبدالرحمٰن کھتران صاحب۔ جی

مولوی نوراللہ: (عربی) جناب اسپیکر! چونکہ ہمارے عقیدے مذہب اور دین کا مسئلہ ہے، ختم نبوت کا مسئلہ ہے۔ اور اس سے ہمارا ایمان وابستہ ہے اگر ہم نے اس عقیدے کو اپنایا تو ہم مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور اگر ہم نے اس عقیدے سے انکار کیا تو ہم بالکل کافر ہی رہیں گے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ دے۔ وجہ کیا ہے کہ عقیدے کو اپناتے ہوئے مسلمان اور انکار کرتے ہوئے کافر یہ کسی آنا کی بنیاد پر نہیں اسلام کا عقیدہ ہے کہ کتاب اللہ قرآن کریم ہے۔ جو بھی امر آئیگا یا جو بھی نہیں کا حکم ہوگا اُس کو ماننا پڑیگا کرنا پڑیگا عمل بھی کرنا ہوگا۔ اور اعتقاد بھی اُسکی کے مطابق رکھنا ہوگا۔ اگر عمل نہیں کیا تو مسلمان گناہ گار ہی رہیگا۔ اگر اعتقاد نہ رکھا تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا وہ کافر ہی کہلانے کے مستحق ہے اور کافر ہوگا۔ چونکہ ختم نبوت کا مسئلہ جو آیت میں نے تلاوت کی۔ اللہ جل جلا اللہُ نے فرمایا ہے کہ محمد ﷺ آپ لوگوں میں سے کسی شخص کا باپ نہیں (عربی) محمد ﷺ اللہ کا رسول ﷺ ہے (عربی) اور انبیاء اور رسالت و نبوت کا سلسلہ محمد ﷺ پر ختم ہے۔ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا نہ کوئی رسول آئیگا اگر کسی بھی شخص نے محمد ﷺ کے کوچ کر جانے کے بعد نبوت کا نام لیا کہ میں نبی ہوں یا رسالت کا اعلان کیا کہ مَیں رسول ہوں اگر وہ مسلمان تھا پہلے تو وہ مرتد ہے کافر ہے، حکومتِ وقت اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کو بند کر کے تین دن تک مہلت دے دیں تین دن میں اگر اُس نے توبہ کیا اور اس عقیدے سے منحرف ہو گئے اسلام کی طرف آ گئے تو ٹھیک ہے نہیں آیا تو پھر حکومت پر یہ واجب اور فرض ہے کہ اس کو قتل کر دے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکیم الصلاۃ کا حکم دیا ہے کہ نماز پڑھو۔ جو بھی نماز نہیں پڑیگا وہ گناہ گار ہوگا۔ جو بھی نماز کی فرضیت اور معموریت کا حکم عقیدہ میں نہیں رکھے گا تو وہ کافر ہوگا۔ جو زکوٰۃ ادا نہیں کریگا وہ گناہ گار کہلائے گا اور جو زکوٰۃ کا انکار کریگا تو وہ کافر ہی رہیگا۔ اور اسی طرح ہمارے پیغمبر ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے (عربی) عیسیٰ علیہ السلام جب قریب قیامت کے زمانے میں دنیا میں تشریف لائیں گے تو وہ بھی ایک نبی کی حیثیت سے نہیں ایک اُمتی کی حیثیت سے دنیا میں آئیں گے اور اسی اُمت کے عقائد کو اپناتے ہوئے اسی قران پر عمل کریں گے۔ تو جناب اسپیکر! قرآن منطق ناطق ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ مَیں آخری پیغمبر

ہوں۔آئین پاکستان کا قانون پاس شدہ 1973ء کے آئین میں لکھا گیا ہے اس کو آئینی حیثیت دی گئی ہے کہ پیغمبرﷺ آخری نبیﷺ ہے اس کے ختم نبوت کا انکار کرنے والا کافر ہوگا، واجب القتل ہے۔تو ہمارے دیگر قائدین کی طرح بلکہ اُس سے بڑھ کر محمدﷺ پوری انسانیت کی تاریخ میں حضرت آدمؑ سے لیکر قیام قیامت تک جتنی بھی انسانیت ہے سب سے بہترین شخصیت اور عظیم شخصیت محسن انسانیت رحمت العالمین ہے۔تو اس کے شان کے متعلق ہم تو وہ نہیں دے سکتے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔(عربی) پیغمبر محمدﷺ! اگر آپ نہ ہوتے مَیں آسمان کو پیدا نہیں کردیتا۔(عربی) محمدﷺ! اگر ہم آپ کو پیدا نہ کردیتے تو ہم اپنی خداہی کو ظاہر نہ کردیتے۔اللہ کے نزدیک محمدﷺ کا یہ شان ہے، یہ محسن انسانیت ہیں، یہ رحمت العالمین ہیں۔اس کا شان آسمان سے بھی بالا ہے، جبریل سے بھی بالا ہے، عزرائیل سے بھی برتر ہے، میقاعیل سے بھی برتر ہے۔جتنے بھی، پس از خدا تو بزرگ قصہ مختصر۔اللہ کی ہستی اور ذات کے بعد محمدﷺ کی حیثیت اور رتبہ اور شان ہے۔اوران کی تعلیمات سے ان کا شان ظاہر ہوتا ہے۔تو مسلمان کو سیرت نبویﷺ پڑھنا چاہیے۔اُن کی ذات پاک کے بارے میں ہمارے بچوں، بچیوں، بزرگوں، عورتوں کو، مردوں کو یہ علم ہونا چاہیے اس علم کو حاصل کئے ہوئے اس پر عقیدہ رکھتے ہوئے بغیر کوئی مسلمان، مسلمان نہیں رہ سکتا۔اس کے لئے رہنمایا اسلام نے قربانیاں دی ہیں شہادتیں برداشت کی ہیں مصیبتیں اور جیلیں برداشت کی ہیں اور ہم متحدہ ہندوستان سے اس بنیاد پر اس مملکت کی بنیاد رکھتے ہوئے اس کی بنیاد کا جواز بناتے ہوئے کہ ہم ایک اسلامی ریاست اور مملکت کو معرض وجود میں لاتے ہوئے ہم اپنے عقیدے اور مذہب کے علوم اور ہدیات کے مطابق ایک معاشرہ اور اسٹیٹ اور مملکت وجود میں لانے کی کوشش کریں۔ملک خداداد پاکستان معرض وجود میں آیا۔اس کا نظام کیا ہوگا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ وہی نعرہ ہے جب ہندوستان کو تقسیم کرتے ہوئے ایک اسلامی مملکت کی بنیاد رکھتے ہوئے یہ جواب دیا گیا تھا لیکن افسوس اور صد افسوس یہاں جتنی اسلامی ہدایات کی سبکی ہورہی ہے، جتنی اسلامی ہدایات سے انحراف کیا جارہا ہے سب سے اسلام میں حرام کار اور کاروبار سودی نظام ہے یہاں ہماری اس اسلامی مملکت میں اور ریاست میں سود کا کاروبار اور بے کاری چل رہی ہے یا نہیں۔جناب اسپیکر! اپنی تقریر مختصر کرتے ہوئے جس طرح علامہ محمد اقبال شاعر اسلام اور مشرق کے بارے میں ہمارے نصاب تعلیم میں بہت ساری چیزیں ہیں۔

درس دیا جارہا ہے علامہ اقبال کی ذات کے بارے میں معلومات بچوں کو دی جارہی ہیں درس دیا جارہا ہے۔جس طرح ہمارے قائد مملکت قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں معلومات اور نصاب تعلیم میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔تو کیوں محبوب رب العالمین رحمت اللعالمینﷺ کی ذات کے بارے میں ہم اپنے بچوں کو وہ معلومات

فراہم نہ کریں کہ اسکی بنیاد پر ہمارے بچوں کا اسلام کا باقی رہنا اور ظاہر ہو جانا دونوں اہتمام کا خطرہ موجود ہے آئین بھی اس کا قائل ہے دستور پاکستان بھی اسمیں گواہ ہے۔ اور ہمارا قرآن بھی اس کا گواہ ہے کہ محمد ﷺ خاتم النبین ہیں ہمارا اسکول مسلمانوں کا سکول ہے ہمارے بچے مسلمانوں کے بچے ہیں ہماری بچیاں مسلمانوں کی بچیاں ہیں ہم اس عقیدے سے اپنے بچوں کو اپنے چھوٹوں کو اپنے طالب علموں کو اس عقیدے سے باخبر رکھنے کے لئے یہ قرارداد اب بھی مؤخر اور تاخیر کے ساتھ پیش ہوئی ہے ایوان میں۔ ہمارے ساتھ عیسائی بھی اس قرارداد سے اختلاف نہیں کرینگے نہ ہمارے ہندو ساتھی اس سے اختلاف کرتے ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ بلاتفریق سیاست جس طرح ذوالفقار علی بھٹو نے اس قانون پر دستخط کیا ہے چونکہ وہ لبرل سیاسی لیڈر تھے جس طرح مفتی محمود نے دستخط کیا تھا اور پورے ایوان کو اعتماد میں لیتے ہوئے یہ قانون پاس کیا تھا مرزا غلام محمد قادیانی کو کافر قرار دیا گیا تھا باوجود اس کے کہ اس کا چہرہ اور پگڑی اور داڑھی ایک عالم جیسا تھا اسکے باوجود اس عقیدے کی بنیاد پر اس کو کافر قرار دیتے ہوئے اپنے آپ کو مسلم ظاہر قرار دینا جرم قرار دیا گیا تھا تو میں قرارداد کی تائید کرتے ہوئے ایوان سے درخواست کرتا ہوں اور تائید کرتا ہوں اور آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے رائے لیکر اس قرارداد کی منظوری دیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی آغا صاحب۔

سیّد عزیز اللہ آغا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَنَا خَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ لَا نَبِیَ بَعۡدِ اَوۡ کَمَا قَالَ عَلَیۡہِ صَّلٰوۃُ وَسَّلَام۔۔۔۔

ے کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب اسپیکر! بہت نوازش مجھے فلور دینے کا میں سب سے پہلے اس قرارداد کے محرک برادر محترم جناب عبدالواحد صدیقی کا دل کی عطا گہرائیوں سے ممنون اور مشکور ہوں کہ انہوں نے فخر رسالت احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ سرور دو عالم سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس کا لحاظ رکھتے ہوئے ایک ایسی قرارداد resolution ٹیبل کی ہے کہ جس کی وجہ سے آج ہمارے ایوان میں انکے نام گرامی سے پورا ایوان معطر خوشبودار ہے جناب اسپیکر! جناب محمد رسول اللہ ﷺ ایک ایسی ہستی ایک ایسی پاکیزہ ہستی اتنی مقدس اور عظیم ہستی کہ جن کا تذکرہ رب کریم کئی مقامات پر اپنے کلام پاک میں کرتا ہے ایک ایسی ہستی جو باعث تخلیق کائنات ہے ایک ایسی ہستی جس کی وجہ سے آج ہم اس روئے زمین پر موجود ہیں ایک ایسی ہستی جس کی وجہ سے اللہ جل جلالہ نے اس کائنات کو رونق بخشی

۔میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس وہ الفاظ ہی نہیں ہمارے پاس وہ ذہن ہی نہیں ہمارے پاس وہ زبان ہی نہیں ہمارے پاس وہ عقل ودماغ ہی نہیں۔ ہمارے پاس وہ دانش ہی نہیں جس کے ذریعے سے ہم انکی تعریف بیان کرسکیں جن کی صفات جن کی جامعیت جن کی حاکمیت اس کے بارے میں اللہ پاک جل جلالہ خود بیان فرماتا ہے کہ اگر محمد ﷺ کی تخلیق میرا مقصد نہ ہوتا۔ تو میں اس کائنات کو شاید وجود نہ بخشا اس لئے جناب اسپیکر! جناب محمد رسول ﷺ کا نام سنتے ہی ہمارے سر ہمارا سارا وجود وہ احترام وعزت کے باعث جھک جاتا ہے اس لیے کہ وہ خاتم النبین ہیں اس لیے کہ وہ تمام انبیاء کے سردار ہیں اسلئے کہ وہ تمام انسانیت میں اللہ کو سب سے محبوب ترین انسان ہیں جناب اسپیکر! ہم جتنی تعریفیں کرسکیں ہم جتنا کچھ کہہ سکیں ہم جو کچھ بھی بول سکیں ہم جتنا لکھ سکیں میرے خیال میں بہت کم ہے میں نے پہلے آپ کی good chair کے سامنے یہ بات رکھ دی ہے کہ وہ دماغ اور زبان ہی ہمارے پاس نہیں کہ جن کے ذریعے سے ہم اس عظیم المرتبت انسان ﷺ کی خوبیاں اور انکی جامیعت اور حلمیت کو بیان کرسکیں بہرحال جو قرارداد آئی ہے جناب اسپیکر! بہت پہلے آجانی چاہیے تھی بلکہ قرارداد کی ضرورت ہی نہیں پڑنی چاہیے تھی یہ تو وہ کام ہے کہ جسے حکام خود ہی محسوس کرتے جسے سرکار خود ہی محسوس کرتی جسکا سرکار خود ہی احساس کرتی اور ہمارے سلیبس میں ہماری کتب میں ہمارے نصاب میں یہ چیز شامل ہوتی بہرحال جو ہوا سو ہوا لیکن اب آپ کی good chair کے توسط سے یہ رولنگ آجانی چاہیے کہ فوری طور پر عملی اقدامات کیئے جائیں تاکہ ہماری آنے والی نسل ہمارے بچے اور ہماری بچیاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی حیثیت اور انکی اہمیت کو جان سکیں انکے status کو جان سکیں جناب اسپیکر! اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں ایک بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا وہ یہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ختم نبوت کے بارے میں سازشیں ہورہی ہیں یہاں بڑے پیمانے پر ایک ایسی سازش تیار کی جارہی ہے جس کے ذریعے سے انکی ذات اقدس کو انکے ختم نبوت کو چیلنج کیا جاتا ہے روز روز ہم سنتے ہیں۔ روزروز صدائیں ہمارے کانوں سے گزرتی ہیں کہ جناب! آج ملک میں یہ ہوا آج ملک میں وہ ہوا میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا قادیانیت ایک فتنہ اور ناسور ہے۔ قادیانیت آئین پاکستان اور ملک پاکستان کے پیٹ میں ایک چُرا ہے جسے بار بار گھومپا جاتا ہے۔ قادیانیت کا راستہ روکیے اس کا تدارک کیجیئے اس کو لگام دیجیئے قادیانیت ایک ناسور ہے جو پاکستان میں پل پھول رہا ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ لوگ جو محمد رسول اللہ ﷺ کے ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے وہ اسے چیلنج کرتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے وہ کاذب ہے وہ دجال ہے وہ کافر ہے اللہ کا قرآن بھی کہتا ہے۔ اور آئین پاکستان بھی کہتا ہے اس لیے آئین پاکستان سے اور قرآن پاک کی

تعلیمات کے مطابق جو لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کی finality prophethood جو ختم نبوت کے حیثیت کو چیلنج کرتے ہیں وہ ہمارے بھی دشمن ہیں وہ پاکستان کے بھی دشمن ہیں وہ اس دھرتی کے بھی دشمن ہیں وہ خوشی کے بھی دشمن ہیں وہ امن کے بھی دشمن ہیں وہ دین اسلام کے بھی دشمن ہیں وہ پوری انسانیت کے دشمن ہیں اس لیے جو لوگ مسلمانوں کے دشمن کے ہیں وہ لوگ جو پاکستان کے دشمن ہیں وہ لوگ جو اس دھرتی کے دشمن ہیں وہ لوگ جو امن کو تہہ و بالا کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ جو رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں ہمارے ملک کے اندر ہمارے دین کے اندر ہمارے مذہب کے اندر ہم انھیں برداشت نہیں کر سکتے اس معزز فلور کے توسط سے جناب اسپیکر! ہم پوری دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اسلام مکمل اور کامل دین ہے امن پسند دین ہے اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہمارے قائد اعظم ہیں ہمارے سب سے بڑے اور اللہ تعالیٰ کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس میں کوئی گستاخی برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں ہم سب کچھ سہ سکتے ہیں ہم ہر شخص کی بے عزتی کسی حد تک برداشت کر سکتے ہیں لیکن جہاں محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کا سوال آئیگا اللہ پاک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر کسی قسم کا compromise کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں انشاءاللہ۔ اس لیے جناب اسپیکر! آپ کے good chair کے توسط سے مَیں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ جو سازش ہو رہی ہے جو conspiracy ہو رہی ہے اِس ملک کے خلاف، جو سازش ہو رہی ہے محمد رسول اللہ ﷺ کے ختم نبوت کے خلاف اُس کو لگام دیجیئے، اُس کو روکیئے اُس کا سد باب کیجیئے ورنہ حالات اُس نہج تک جا سکتے ہیں کہ پھر اُن حالات کو سنبھالنا کسی کے بس میں نہیں رہے گا۔ اِس لیے جناب اسپیکر! آپ فوری طور پر رولنگ دیجیئے کہ ختم نبوت کو ہماری تعلیم ہمارے نصاب کا حصہ بنایا جائے اور محمد الرسول اللہ ﷺ کے بارے میں، مَیں conclude کروں گا جناب اسپیکر! اور محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں اُن کا تدارک کیجیئے اُنہیں روکیئے اُنھیں سنبھالیئے اُن کے منہ اور زبان کو بند کر دیجیئے چونکہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے، مسلمان سب کچھ کے لیے تیار ہو سکتا ہے لیکن جہاں سوال محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت اور تکریم معاملہ کا آئے گا پھر مسلمان سر کٹوا تا بھی ہے اور کاٹتا بھی ہے۔ یہ محمد الرسول اللہ ﷺ کی عزت اور respect کا معاملہ ہے، اِس کو جناب اسپیکر! اِس کو حساس کے طور پر لیجیئے اِس کی حساسیت کا خیال رکھتے ہوئے جناب اسپیکر تمام پاکستانیوں کا حکام بالا کا فرض بنتا ہے کہ اِس پر کوئی سمجھوتا کوئی compromise نہیں۔ ہم سب محمد الرسول اللہ ﷺ کے پاؤں کی خاک ہیں محمد الرسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں ہمارے لیے سب سے محترم ہستی اِس دنیا میں اِس کائنات میں وہ اللہ کے آخری پیغمبر ﷺ ہیں۔ آخری پیغمبر ﷺ کی عزت پر ہم سب کچھ

لُٹانے کے لیے آمادہ اور تیار ہیں، جناب اسپیکر! بہت نوازش اور یہ بات آخر میں کہنا چاہوں گا کہ محمد الرسول اللہ ﷺ اگر ہم خود کو تیار کرنا چاہتے ہیں تو اِسی دنیا میں ہمیں کچھ کرنا ہوگا تاکہ روزِ محشر ہمیں اُن کی شفاعت مل سکے اللہ جل جلالہ ہمیں روزِ محشر اُن کی شفاعت نصیب فرمائے اور اُن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ، وَ آخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنِ۔ Thank you Mr. Speaker

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ آغا صاحب آپ نے بہت اچھی باتیں کہیں قرارداد کے حوالے سے،

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا قرارداد نمبر 143 منظور کی جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد نمبر 143 منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب ، قائد حزب اختلاف آپ اپنی قرارداد نمبر **144** پیش کریں۔

(اِس موقع پر اجلاس کی صدارت جناب عبدالقادر نائل نے سنبھالی)

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): بہت شکریہ جناب اسپیکر! قرارداد نمبر **144**۔

ہر گاہ کہ محکمہ انرجی حکومت بلوچستان صوبہ کے عوام کو بجلی کی فراہمی کا ذمہ دار ہے۔ جبکہ محکمہ انرجی عملاً سروے، تخمینہ اور کام مکمل کرنے کی تمام کارروائی کیسکو کے ذریعے کرتا ہے۔ کیسکو کے اعلیٰ حکام اور عملہ سروے اور PC-I بنانے میں لیت و لعل اور اراکین بلوچستان اسمبلی کو مختلف طریقوں سے پریشان کرتے ہیں۔ محکمہ انرجی کی جانب سے بروقت اسکیم کی لاگت کا چیک کیسکو کو فراہم کرنے کے باوجود کئی ماہ تک نہ تو وہ بجلی کی اسکیمز شروع کرتی ہے اور نہ ہی ٹرانسفارمر فراہم کرتی ہے۔ جسکی وجہ سے اراکین اسمبلی بار بار کیسکو کے دفاتر کا چکر لگاتے ہیں۔ ان کے اس عمل سے صوبہ کے عوام کو بجلی کی عدم فراہمی کے باعث سخت مشکلات کا سامنا کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اسکیم بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ واضح رہے کہ کیسکو حکام جان بوجھ کر بجلی کی اسکیمز پر عمل درآمد میں تاخیر کرتے ہیں اور محکمہ انرجی کی جانب سے بھیجے گئے فنڈز کی رقم اپنے پاس رکھتے ہیں اور 6 ماہ کی تاخیر کے بعد مطالبہ کرتے ہیں کہ چونکہ جس فنڈ میں اسکیم بنی تھی اب ٹرانسفارمر پول، تار مہنگے ہوگئے ہیں اس لئے اس اسکیم پر نظرِ ثانی کر کے نئی اسکیم بنائی جائے۔ بہ ایں وجہ 20-2019 کی بجلی اسکیمز تا حال مکمل نہیں ہوئی ہیں۔ چونکہ محکمہ PHE اور محکمہ انرجی میں الیکٹریکل انجینئرز موجود ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ فی الفور صوبہ بھر میں بجلی کی فراہمی سے متعلق محکمہ انرجی اور محکمہ PHE کے الیکٹریکل انجینئرز کے ذریعے

بجلی کی اسکیمات کے سروےPC-I بنانے کے عمل کو شروع کرنے اور بجلی کے تمام پروجیکٹ کو خود مکمل کرنے کو یقینی بنانے کی بابت عملی اقدامات کرے اور اسکیم کی تکمیل پر بجلی کے میٹرز کی تنصیب کیسکو سے کرانے کے بعد چارج کیسکو کے حوالے کیا جائے۔

جناب چیئرمین: قرارداد نمبر 144 پیش ہوئی اسکی admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب چیئرمین صاحب! unfortunately ایک تو ہم اراکین اسمبلی بھی اِس اسمبلی کی عزت کا خیال نہیں رکھتے، اور یہ ہمارے انتخاب کے بعد جو ہماری آواز ہے وہ اِس فلور کے ذریعے حکام تک بھی پہنچتی ہے دفاتر تک بھی پہنچتی ہے اور عوام تک بھی بھی پہنچتی ہے، لیکن چونکہ ہم یہاں بیٹھنے کو ایسا سمجھتے ہیں کہ جیسے ہم کوئی بہت بڑی سزا بھگت رہے ہیں، یہ ہماری دیکھا دیکھی جو ہمارے functionaries ہیں وہ بھی ہماری اِس بیزاری سے تنگ آکر وہ بھی آنے سے گریز کرتے ہیں۔ پتہ نہیں آج energy کا کوئی شخص یہاں ہے کہ نہیں یا محکمہ PHE کا کوئی نمائندہ یہاں ہے کہ نہیں۔ یوں تو جناب چیئرمین! کیسکو سے عوام کی ہزار ہا شکایتیں ہیں اور جو آج کی اس قرارداد کا حصہ نہیں ہیں جس میں غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ مختلف فیڈروں پر طویل لوڈشیڈنگ ٹرانسفارمرز خراب ہونے کی صورت میں دوبارہ مرمت عوام کی بار بار درخواست اور ان کو دتکارنے کے علاوہ کانٹے اور کنڈی کے ذریعے آزادی سے بجلی لوگ چھراتے ہیں کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ بہرکیف اس قسم کی ہزاروں شکایات تو اپنی جگہ پر ہیں لیکن آج کی قرارداد کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ یہ آج کی قرارداد حکومت بلوچستان محکمہ PHE اور محکمہ انرجی کو جگانے کے لیے ہم نے یہ قرارداد اس معزز ہاؤس میں پیش کی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حکومت کے سامنے یہ تمام جو مسائل ہیں وہ سالہا سال سے ان کے سامنے آرہے ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں اور اسی طرح PHE براہ راست اس کارروائی کا شکار ہے اور انرجی کا جو محکمہ ہے۔ وہ براہ راست متاثر ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ کیوں گورنینس کو اس طرح ڈھیلا چھوڑا گیا ہے کہ جہاں لوگوں کو فائدہ پہنچنا ہے وہ فائدہ لوگوں کو نہ پہنچ سکے۔

جناب چیئرمین: اُذان ہورہی ہے ملک صاحب۔

(اُذان عصر، خاموشی)

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! میں عرض کررہا تھا کہ اس معاملے میں حکومت بلوچستان کو گورنینس کا رول ادا کرنا چاہیے اور اسی طرح محکمہ انرجی اور محکمہ PHE کو بھی جاگ جانا چاہیے اس کے ساتھ ساتھ ہمارے اراکین جن مشکلات سے دوچار ہیں اس کا بھی ان کو ادراک ہے وہ آپ کے سامنے اپنی مشکل پیش کریں گے جو

میں نے دیکھا ہے جو میں نے سارا کچھ اس کا یہ observation کی ہے وہ میں جناب کے سامنے عرض کرتا ہوں ہوتا یہ ہے کہ جی کسی پروجیکٹ کو شیڈول کرنے کے لیے سروے کے عمل میں واپڈا کا لائن مین یا لائن سپریڈنٹ جو سروے کرتا ہے وہ اپنے آپ کو ہمارے بلوچستان کے سیکرٹری لیول کے افسران سے زیادہ معتبر سمجھتا ہے ہمارے لوگ جب ان کے پاس جاتے ہیں تو سروے کرانے میں ان کو کتنی دقت ہوتی ہے کتنے دن ان کے دفاتر کے چکر لگانے پڑتے ہیں یہ ہمیں معلوم ہے اور ہمیں اس کا ادراک ہے اس کے بعد بڑی مشکل سے سروے ہو جاتا ہے پی سی ون بنتا ہے پھر گورنمنٹ آف بلوچستان کے پاس وہ جب آ جاتا ہے تو پی اینڈ ڈی اور محکمہ انرجی اس پر میٹنگ کر کے اسکیم کو approved کرتے ہیں. approved کرنے کے بعد پھر چیک بنا کر کیسکو کے حوالے کرتے ہیں اور کیسکو نے پھر ٹرانسفارمرز پول اور تاریں وغیرہ جو بھی ضرورت ہوتی ہے پروجیکٹ میں ان کو پورا کرنا ہوتا ہے تو جناب اسپیکر! اس کے بعد پھر ایک نئی مشکلات کا دور شروع ہو جاتا ہے خوامخواہ اور قصداً کیسکو کی طرف سے تاخیر کے حربے استعمال ہوتے ہیں 6 مہینے 8 مہینے تک اس اسکیم کو وہ ہاتھ ہی نہیں لگاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد پھر جب آپ پوچھتے ہیں کہ جی ہماری اسکیم اور یہ کام شروع کریں کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ جی جس وقت یہ اسکیم بن رہی تھی اس وقت اس کی کاسٹ سے وہ جو دی ہے چیک کے ذریعے اس وقت وہ اس کی کاسٹ تھی لیکن اب تار، ٹرانسفارمرز، اور پول بھی مہنگے ہو گئے ہیں اس لیے اب اس اسکیم کو اب revise کرنے کی ضرورت ہے اور دوبارہ سے اسکیم بنائی جائے تو اس میں سالہا سال لگ جاتے ہیں اور اس طریقے سے نہ تو لوگوں کی تاریکیاں ختم ہوتی ہیں نہ لوگوں کو سہولت پہنچتی ہے نہ ایم پی ایز جو چاہتے ہیں اراکین اسمبلی اپنے حلقوں کے ذمہ دار, وہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو روشنی دیں۔ لوگوں کے مسائل حل کریں نہ وہ مسائل حل ہو سکتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اسکیم ایک سال سے دوسرے سال میں چلی جاتی ہے دوسرے سے تیسرے اور اس اسکیم کی افادیت ہی ختم ہو جاتی ہے. تو یہ ایسا کھٹن اور دشوار گزار مرحلہ ہے کیسکو کے ساتھ اسطرح ہونا تو یہ چاہیے کہ جب پی سی ون بنتا ہے چیک وصول ہوتا ہے تو پھر بغیر کسی تاخیر کے فوری پر بجلی کا کام شروع ہونا چاہیے لیکن ایسا نہیں کیا جاتا یہ صرف اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ جو ہمارے پی ایچ ای کا محکمے ہے اس کے ساتھ بھی یہ ہو رہا ہے۔ آپ سن کر جناب چیئر مین! حیران ہوں گے کہ ہزار گنجی میں ٹیوب ویل کے لیے 2004ء میں شاید پی ایچ ای کا اگر کوئی ہو تو میرے correct کرے گا یا پھر چیک کر کے دیکھ لے گا ایک کروڑ 20 لاکھ روپے واپڈا کو بذریعہ چیک دیئے گئے ہیں 2004ء میں۔ لیکن وہ تاخیری حربے استعمال کرتے ہوئے وقت پر وہ کام نہیں ہوا ہے اس کے بعد وہ کہتے ہیں جی اسکی قیمت اب بڑھ گئی ہے آج

2022ء ہے وہ اسکیم ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے اور اب وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک گُنا سے پانچ گنا اس کی قیمت بڑھ گئی ہے تو یہ گورنمنٹ پر بھی بل بوجھ ہے لوگوں کی مراعات ہیں ان لوگوں کو جن کو 2004ء میں بجلی ملنی چاہیے تھی ان لوگوں کو جن کو 2004ء میں وہ مراعات ملنی چاہیے تھیں وہ ابھی تک ترس رہے ہیں اس طرح کے یہ تو میں ایک مثال دے رہا ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ پی ایچ ای کے پاس بھی اس قسم کے اور بھی بہت سارے وہ ہوں گے اور ہمارے ایم پی ایز حضرات کے ساتھ بھی اس قسم کے کئی وہ ہوں گے 20-2019ء کا ہمارا ایک 2 کروڑ روپے کی بجلی کی ایک اسکیم تھی چیک 20-2019ء میں ملا ہے اب تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے اب وہ پھر revise پوزیشن میں ہے میں نے ان سے گزارش کی کہ بابا ایک ٹرانسفارمر اگر بنتا ہے دوبارہ revise میں تو پھر ہماری یہ سیشن چلی جائے گی پانچ سال اور گزر جائیں گے اس طریقے سے لوگوں کو تو بجلی نہیں مل سکے گی پھر ہمارا سارا فنڈ وہ ضائع ہو جائے گا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حقیقت کو اگر دیکھا جائے تو یہ ادراک گورنمنٹ آف بلوچستان کو کرنا چاہیے اس بات کا درد محکمہ انرجی، چیف سیکرٹری صاحب اور پی ایچ ای کے سیکرٹری صاحب کو ہونا چاہیے ان کے پاس electrical engineers ہیں وہ اسکیم بھر وقت بنا بھی سکتے ہیں وہ اسکیم بھر وقت implement بھی کر سکتے ہیں تو میری گزارش ہوگی کہ انصاف کا تقاضہ بھی ہے حقائق بھی تقاضہ بھی یہ ہے کہ انرجی اور پی ایچ ای کو پابند کیا جائے کہ ان کے electrical engineers کے ذریعے ان کا سٹاف بھی ہے ان کے sub engineers بھی ہیں ان کے ذریعے وہ اسکیم کے پی سی ون بنا کر اس پر کام شروع کریں جو بھی جتنا کام ہے وہ کام مکمل ہو جائے۔ صرف کیسکو نے اُس کو لینا اُس وقت ہے جب وہ میٹر لگا کے وہاں سے لائن اپنے charges لینا شروع کرے اُس وقت اُن کو ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس میں یہ ہوگا کہ بلوچستان حکومت کے پیسے بھی ضائع نہیں ہوں گے بار بار یہ جو estimates ہیں یہ revised بھی نہیں ہوں گے بار بار تاخیری حربوں کے ذریعے پیسے سالوں تک کیسکو کے account میں بھی نہیں رہیں گے جونہی اسکیم float ہوگی اُس پر عمل درآمد ہوگا وہ اسکیم مکمل ہو جائے گی۔ اور مکمل ہونے کے بعد میٹر لگانے کے لیے کیسکو سے رابطہ کیا جائے گا اور میٹر لگنے کے بعد اُس کا charge اُس کو دیا جائے گا۔ اُس کے برعکس جناب چیئرمین! آپ یہ بھی دیکھ لیجئے جو ٹھیکنرز مافیا ہیں اُن کے لیے کسی وقت کسی قسم کی کبھی بھی نہیں رہی ہے۔ جو بڑے industrialist ہیں وہ demand note کے ساتھ payment کر کے اُسی دن اُن کا کام ہو جاتا ہے۔ ہمارا بھی یہ demand note تو گورنمنٹ کا جو چیک ہے یہ demand note ہے جو گورنمنٹ چیک اُٹھا کر محکمہ انرجی چیک اُٹھا کر اِن کے ہاتھ میں دے دے تو وہ بھی اس قسم کا ایک demand note

ہے۔لیکن چونکہ یہ گورنمنٹ کے اُس میں ہے اس کو یہ تاخیری حربوں کے ذریعے پس پشت ڈال دیتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی کام بھی سلیقے کا نہیں ہوتا ہے اس لیے میری گزارش ہے کہ جناب رولنگ دیں کہ یہ کام PHE کا ہے، یہ کام انرجی ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ وہ بلوچستان کے level پر کسی بھی اسکیم کو کسی بھی پروجیکٹ کو خود مکمل کرے۔اور میٹر کے ساتھ یہ کیسکو کے حوالہ کرے تاکہ وہ بعد میں میٹر کے ذریعے اپنی جو فیس ہے وہ charge کرے جو اپنی رقم ہے وہ charge کرے لیکن کم سے کم عوام تو متاثر نہیں ہوں گے عوام کے لیے تو یہ مشکل نہیں ہوگی۔ MPAs کے لیے تو یہ مصیبت نہیں ہوگی اور اُن کے جو ناز ونخرے ہیں وہ بھی کم سے کم ہم نہیں لیتے رہیں گے۔ اُن سے بھی ہماری اُس حوالے سے جان چھوٹ جائے گی۔ میری گزارش ہے اور ایوان سے بھی میری گزارش ہے کہ یہ ایک حقیقت پر مبنی قرارداد ہے میں تو گزارش کروں گا کہ جناب! اس پر رولنگ بھی دیں اور یہی حکم صادر فرمائیں کہ بلوچستان خود تمام پروجیکٹس کو خود مکمل کرے اور صرف فیس لینے کے لیے اُن کے میٹر کے ساتھ اُن کے حوالے کرے۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی شکیلہ نوید صاحبہ!

محترمہ شکیلہ نوید قاضی: جناب اسپیکر! میں اس قرارداد کو second کروں گی جو ملک سکندر صاحب یہاں لے کے آئے ہیں کیوں کہ same situation یہی دو دن پہلے میں نے اخبار میں بھی ایک statement دیا تھا کہ کیسکو اب ایک سفید ہاتھی بن چکی ہے۔ یہ ہمارے 2019-20ء کی PSDP میں میری یعنی دو اسکیمات تھیں۔ قلات کے لیے اور مستونگ کے لیے، جناب اسپیکر! شروع میں اُنہوں نے جو سروے کیا کیسکو والوں نے اُنہوں نے 30 sites کو کیا اُس کے بعد ہمیں اُنہوں نے فائنل لسٹ 28 کو دی۔ تب سے لے کر آج تک کوئی ایک ٹرانسفارمر بھی اُنہوں نے install نہیں کیا اور اُلٹا کردگاپ کے علاقے میں جا کے ہمارے وہاں کے لوگوں سے کہا ہے کہ کیوں کہ rates زیادہ ہوگئی ہے اب آپ تار خود خرید لیں یہ باقائدہ میں نے دو دن پہلے اخبار میں بھی اس complain کو کرایا تھا۔ آج تک یعنی تین سال گزر چکے ہیں کوئی ایک ٹرانسفارمر بھی اُنہوں نے install نہیں کیا۔ حالانکہ یہاں نہ کوئی ٹھیکیداری سسٹم ہے جو بھی ہے اُنہوں نے خود کرنا ہوتا ہے وہ کیسکو کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ابھی recently بھی ہم نے اپنی PSDP plus میں بھی اگر اسکیمات دیئے ہیں اگر یہی حال رہا تو میرا خیال ہے کہ دس سال میں بھی وہ اپنی اسکیمات کبھی بھی مکمل نہیں کرسکیں گے۔ جناب اسپیکر! بالکل میں اس قرارداد کو second کرتی ہوں اور آپ سے request ہے کہ باقائدہ آپ کیسکو کو بلائیں اور جتنے بھی ہمارے جتنے بھی ہماری PSDP کے

ہمارے جتنے بھی MPAs اور ministers ہیں جو یہاں اُن کی اسکیمات ہیں اُن کو follow up کیا جائے ذرا سی سستی ہمارے hand پر یہ ہے کہ ہم اس اسمبلی فلور پر اپنی آواز اُٹھا لیتے ہیں لیکن ایک رولنگ کے تحت اُن کو بلائیں اور جتنا بھی اُس کا status ہے وہ یہاں share کریں۔ جن جن کی اسکیمات ہیں وہ share کریں کیوں کہ جب سروے کا time ہوتا ہے 35,40 سائیڈز کو کرتے ہیں تو لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہوتا ہے کہ ہمیں یہ مل جائیں گے لیکن اُس کے بعد وہ 30,35 سے کم ہو کر 22 پر آ کے رک جاتے ہیں۔ تو kindly آپ اس پر رولنگ بھی دے دیں اور اس قرارداد کی میں تائید کرتی ہوں۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جی نصر اللہ زیرے صاحب!

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you Mr chairman میں اپوزیشن لیڈر صاحب کا جو قرارداد ہے میں اُس کی بھر پور تائید وحمایت کرتا ہوں۔ یقیناً جناب چیئر مین جس طرح دوستوں نے کہا کہ بالخصوص کیسکو اور سوئی سدرن گیس کمپنی یہ ایک سفید ہاتھی کی طرح ہے جس نے ہمارے صوبے کے عوام کی نیند حرام کی ہے۔ آپ دیکھیں جناب چیئر مین کہ پہلے یہ ہوتا رہا کہ کم سے کم اگر سردیوں میں گیس نہیں ملتی تھی تو گرمیوں میں گیس ہوتی تھی۔ اب بالکل اس موسم میں جون کے اس مہینے میں بھی گیس ناپید ہے۔ بہت سارے علاقوں میں میرے حلقے انتخاب میں تو بہت ساروں علاقوں، محلوں میں گیس نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ اسی طرح شہر کے تمام علاقوں میں اس طرح ہے۔ بجلی کا بھی یہی سلسلہ رہا ہے یقیناً ہمارا صوبائی بجٹ اور اُس کے لیے مختلف حلقوں میں تجاویز دی جاتی ہیں ممبران کی جانب سے۔ اور آپ یقین کریں کہ جس طرح ملک صاحب نے فرمایا کہ ہمارے MNA صاحب تھے عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب اللہ پاک اُنہیں جنت نصیب کرے۔ اُن کے فنڈز کے ابھی تک وہ اسکیمات اُنہوں نے ہزار گنجی میں دیے تھے ابھی تک وہ اسکیمات نہیں لگے۔ ہمارے سابقہ دور کے بہت سارے ہمارے MPAs صاحبان ہیں جنہوں نے باقائدہ طور پر کروڑوں کروڑوں روپے کیسکو کے account میں جمع کرائے ہیں یقیناً جب اتنے کروڑوں روپے وہاں پر اربوں روپے جمع ہوتے ہیں تو کیا ان اربوں روپے پر کاروبار نہیں ہوتا۔ کیا اس سے مزید کیسکو کو کتنا منافع مل رہا ہے کیا اس کی تحقیقات نہیں ہوسکتی جناب چیئر مین کیا آپ ایک سال کروڑوں، اربوں روپے اپنے bank balance میں رکھتے ہو اور ابھی ہمارے اسکیمات پتہ نہیں تین سال پرانے دو سال پرانی اسکیمات اب لگانا اُنہوں نے شروع کر دیا ہے وہ بھی اتنی تگ و دو کے بعد جناب چیئر مین کہ بحیثیت MPA میں خود ایک ایک office جاتا ہوں اُس کے باوجود بجلی کے اسکیمات مکمل نہیں ہو پا رہے ہیں۔ PC1 تیار کرنے میں جتنا وقت

لگتا ہے ایک line suprintendent اُن کے پاس پتہ نہیں کتنے علاقے ہیں جب آپ کو وہ time دیتا ہے کہ آج میں آپ کے پاس آؤں گا آپ کے علاقے کا سروے کروں گا یہ بھی ہمارے لیے ایک غنیمت کی بات ہوتی ہے کہ جناب والا تشریف لا رہے ہیں کتنی آؤ بھگت کی جائے اس کی کہ وہ ہمیں وقت دے دیں۔اور جس طرح مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ اسکیمات ہم نے پہلے دیئے ہیں ایک سال پہلے دیئے ہیں منظور ہوئے، PC1 تیار ہوا ہے اب صرف اُس کو gate pass ملنا ہے اُن کے طرف سے کیسکو کے طرف سے وہ آ جاتا ہے کہ اب تو قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔اب تو ایک pole HT کا LT کا وہ پتہ نہیں کتنے لاکھ روپے کا ہو گیا اب 25 kv transformer اُس کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ارے بابا ہم نے تو پیسے پچھلے سال دیے تھے یہ تو آپ کی ذمہ داری تھی کہ آپ نے اُسی rate میں ہمیں بجلی کی pole اور transformer دینے تھے۔لیکن آپ یقین کریں کہ کل ہی مجھے بتایا جا رہا تھا کہ اب چونکہ قیمتیں بڑھ گئیں ہیں لہذا جو رقم آپ نے اور جو تجاویز آپ نے دی ہے کیسکو کو وہ اب جو ہے نہ اُس پیسوں میں یہ poles اور transformer آپ کو نہیں ملیں گے اب ہم کیا کریں کہاں سے ہم رقم لائیں اپنی جیبوں سے لائیں تو یقیناً ایک تو جس طرح میری محترمہ نے فرمایا ملک صاحب نے بھی فرمایا۔کہ آپ کیسکو احکام کو اُس کے chief executive کو یہاں بلائیں اسمبلی میں۔اُن کو ایک ایسا دن ہو تین چار دن کے بعد۔اسمبلی کا جب اجلاس ختم ہو جائے۔آپ اُنہیں بلائیں اور تمام ہماری جو اسکیمات ہیں اُن کا وہ ہمیں رپورٹ دیدیں۔ایک تو یہ تا کہ ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ ہماری اسکیمات کا کیا ہوا ہے۔دوسرا جس طرح ملک صاحب نے فرمایا اپنی قرارداد میں۔اگر اس پر عمل ہو سکے تو یہ بہتر طریقہ ہے۔کہ energy ہمارے پاس پورا department ہے اُن کے پاس الیکٹرونکس کے الیکٹریکل انجینئر ز اُن کے پاس ہیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپاٹمنٹ ہے اُن کے پاس بھی انجینئر ز ہیں۔اُنہوں نے بھی اس طرح ڈگریاں حاصل کی ہیں انجینئرنگ کی الیکٹریکل انجینئرنگ کی۔تو اُن سے اگر ہم اپنا PC1 تیار کریں۔وہ تمام کارروائی PHE انرجی ڈیپارٹمنٹ کر کے last میں کیسکو وہ جو ہے نہ ہمیں ابھی اجازت ہونی چاہیے۔اب کیوں ہم کیسکو کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔کہ وہ صرف جو ہے نہ وہ Pools خریدیں گے یا ٹرانسفارمر خریدیں گے۔کیوں نہ ٹرانسفارمر اور Pools اور باقی چیزیں خود انرجی ڈیپارٹمنٹ وہ جو ہے نہ خود کیوں نہ کرے۔اب وہ بیٹھے ہوئے ہیں کہ لاہور سے ابھی آئینگے ہم نے اس فیکٹری کو وہ دیا ہے order دیا ہے۔اب انتظار کرو اب 25 . KV ٹرانسفارمر تو اسٹور میں پڑا ہوا ہے work shop میں اور 25 ہے 50 کا نہیں ہے 50 ہے تو 100 کا نہیں ہے 100 کا ہے تو 200 کا نہیں ہے۔یہ کیوں خود صوبائی حکومت نہیں کر رہی ہے۔جب کیسکو ایک کمپنی

ہے وہ کمارہی ہے۔تو ہم اُسے کیوں اتنا وہ جو ہے نہ ہمارے پیسوں سے اُنہوں نے بینک بیلنس بنایا ہے۔کتنی کمائی اُس نے کی ہے کیا گزشتہ آپ دس سال اُن سے ریکارڈ منگوالیں۔کہ کتنا پیسہ صوبائی حکومت کی جانب سے آپ کے account میں گیا ہے۔اور کتنا وقت وہ پیسہ پڑا رہا ہے اور آپ نے کتنی آمدن کیسکو نے ہمارے صوبائی حکومت کے پیسوں سے کتنی آمدن اُنہوں نے بینک کے ذریعے سے کمائی ہے۔یہ تفصیلات بھی آپ منگوالیں اُس سے۔تو میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔thank you مسٹر چیئر مین۔

جناب چیئر مین: شکریہ جی عزیز اللہ آغا صاحب۔

سید عزیز اللہ آغا: شکریہ مسٹر چیئر مین! قائد حزب اختلاف کی طرف سے جو قرارداد آئی ہے۔میں اُس کی بھرپور حمایت کروں گا اور ساتھ ساتھ ہی۔جناب چیئر مین! جیسے کہ ملک صاحب اور میڈم شکیلہ نے فرمایا۔کہ واپڈا کے حوالے سے شکایات کی بھرمار ہے۔آپ کسی بھی ضلع میں جائیں آپ کسی بھی MPA سے پوچھ لیں آپ کسی بھی consumer سے پوچھ لیں۔تو وہ آپ کے سامنے واپڈا کے حوالے سے شکایات کی اا یک انبار لگا کر رکھ دے گا۔تو اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ جتنی بھی اسکیمیں ongoing اسکیمیں ہیں۔جو باقاعدہ PSDP کی ہیں یا PSDP plus کی ہیں۔جتنی بھی اسکیمیں ہیں اُن کو حل کرنے کے لیے میری یہ تجویز ہوگی۔کہ آپ کیسکو چیف اور OSD کو ایک رولنگ کے ذریعے سے طلب کر کے باقاعدہ اسمبلی کے جو ممبران ہیں اُن کے ساتھ ان کی ایک بیٹھک اور نشست ہو جائے۔تو بہتر یہی ہوگا کہ ایک اچھا حل ایک اچھا solution اس مسئلہ کا نکالا جائے۔تاکہ MPAs حضرات کو بھی شکایت نہ رہے عوام کی جو مشکلات ہیں وہ بھی دور ہو جائیں۔اور ہماری جو اسکیمیں ہیں اُن کو بھی put into practice کیا جا سکے۔اُنہیں بھی عملی جامہ پہنایا جا سکے۔thank you مسٹر چیئر مین۔

جناب چیئر مین: شکریہ جی مٹھا خان کاکڑ صاحب اسی قرارداد پر بات کریں گے۔

جناب مٹھا خان کاکڑ: قرارداد پر بھی بات کریں گے اور تھوڑی اور بھی بات کریں گے۔

جناب چیئر مین: نہیں قرارداد پر صرف بات کریں قرارداد پر بات کریں اُس کے بعد پھر باقی جو ہے آپ point of order پر بات کریں۔ابھی قرارداد پر بات کریں۔

جناب مٹھا خان کاکڑ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔مہربانی جناب چیئر مین! جو قرارداد ملک صاحب لائے ہیں۔جناب چیئر مین! میں اس کی بھی حمایت کرتا ہوں۔جو ہم نے پیسے جمع کروائیں ہیں وہاں جو ابھی میں نے سنا ہے۔کہ ابھی مہنگائی ہوگئی ہے تو ہمارے ساتھ وہ پیسے پورے انہیں ہوتے۔لیکن سال گزر گیا ہے تو اُس وقت تو

مہنگائی نہیں تھی۔ جب پیسے release ہوئے تو وہ اُسی time پر چیزیں لینا چاہیے تھے۔ اگر نہیں لیے تو ابھی کون ذمہ دار ہے۔ اگر وہ واپڈا ذمہ دار ہے تو واپڈا اس کا جو خانہ ہے وہ پورا کریں۔ اگر واپڈا ذمہ دار نہ ہو تو پھر حکومت کو ہونا چاہیے۔ تاکہ جو پیسے کم ہوتے ہیں وہ اُس کو دیدیں۔ تاکہ ہماری جو اسکیمات ہم نے لوگوں کو دی ہیں وہ پوری ہو جائیں۔ اس وقت تو لوگ یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ آپ نے وعدے کیے ہیں ابھی آپ کے وہ کھمبے اور بجلی وغیرہ کدھر ہیں۔ تو ہم اُس کو کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ابھی مہنگائی بڑھ گئی ہے سرکاری اسکیموں میں یہ چیزیں کبھی نہیں ہوتی ہیں۔ یہ ابھی میں نے سنا ہے کہ ابھی مہنگائی ہوئی گئی ہے ہم کہاں سے پورا کریں۔ تو لہذا ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں کہ یہاں جو پیسے کم ہیں یا حکومت بھرے یا واپڈا والے خود بھریں۔ مہربانی سر

جناب چیئرمین: شکریہ جی اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے۔ اس کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! یقیناً یہ واپڈا کیسکو احکام جو ہیں۔ یہ ابھی سے نہیں یہ کافی عرصے سے بے لگام ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کا تعلق federal سے ہے اور fedreal سے ان کو deal کیا جاتا ہے۔ صوبے میں کوئی بھی بجلی کے حوالے سے کوئی مسئلے مسائل ہوں۔ چاہیے وہ timing کے حوالے سے ہوں، چاہیے وہ وقت کے حوالے سے، چاہیے وہ لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ہوں۔ آپ یقین کریں ہم جب بھی کیسکو آفس میں جاتے ہیں۔ تو وہاں ممبران ہی ممبران بیٹھے ہوتے ہیں ہر بندے کی پریشانی ہے۔ مگر جو کیسکو کے احکام ہے وہ اتنے relax بیٹھے ہوتے ہیں۔ بڑے اچھے mood میں بیٹھ کے relax بیٹھے ہوتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔ ابھی جو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے۔ یقیناً وہ کہتے ہیں تنگ آمد بہ جنگ آمد والی بات ہے۔ کہ PC1 بن چکے ہیں پیسے اُن کو مل چکے ہیں۔ چھ مہینے آٹھ مہینے سے پیسے اُن کے account میں پڑے ہوئے ہیں۔ سارا process ہو چکا ہے چھ مہینے آٹھ مہینے کے بعد ہمیں یہ جواب ملتا ہے۔ کہ بھئی تار مہنگی ہوگئی ہے ٹرانسفارمر مہنگا ہو گیا ہے۔ ابھی اس پر تو نہیں بن سکتا تو مجھے آپ بتائیں۔ کوئی ادارہ چلانے کے لیے کوئی رولز ہوتے ہیں کوئی regulations ہوتے ہیں کوئی طریقہ کار ہوتا ہے۔ ایسے تو نہیں ہوتا ہے کہ چھ مہینے کے بعد آپ کوئی اور بات کریں چھ مہینے پہلے کوئی اور بات کریں۔ آپ کو چاہیے اگر آپ گورنمنٹ آف بلوچستان نے payment کی ہے۔ اور آپ کو حکم جاری کیا گیا ہے کہ آپ یہ transformer کی یا اُن کے کھمبوں کی یا تاروں کی آپ installation کریں اُن کے علاقے میں لگائیں تو بروقت اُن کو اس پر کام کرنا چاہیے جو کہ وہ نہیں کرتے۔ یہ جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک district کا مسئلہ نہیں ہے پورے بلوچستان کا مسئلہ ہیں یقیناً آپ کے بھی

علاقے میں یہ مسئلے ہونگے ۔ دوسرا جناب اسپیکر صاحب عالم یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی ضلع میں کوئی transformer خراب ہوجاتا ہے تو اُس کی repairing کے لیے مہینوں آپ کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اِن کا جو workshop ہے وہ کوئٹہ میں ہے وہ transformer آتا ہے کوئٹہ پھر اُس پر لائن لگی ہوتی ہے پھر مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے بعد transformer جا کر لگتا ہے۔ اِن کے پاس متبادل کوئی transformer نہیں ہے کہ اگر یہ repairing کے لیے چلا جائے تا کہ ہم کوئی نیا لگا لے تا کہ وہ repair ہو کے آجائے نمبر 1۔ نمبر دو جناب چیئرمین صاحب جو transformer over load پڑے ہوئے ہیں بالخصوص corporation کے area میں بازار کے ایریا میں یعنی اگر 50kv کا transformer روزانہ خراب ہوتا ہے تو اُس کے لیے 100kv کی ضرورت پڑتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب بل میں تو یہ بڑے سب سے آگے ہوتے ہیں کہ ہمیں بل نہیں ملا اب اس کو replace کرنے میں یا اس کی kv کو بڑھانے میں وہ یہ بھی نہیں کرتے کہ 50kv کے بجائے آپ 100kv لگالے۔ اگر تار کوئی بوسیدہ ہوگئی ہے خراب ہوگئی ہے ناکارہ ہوگئی ہے اس کو repairing کے لیے اس کو change کرنے کے لیے بھی آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اِن کا صرف زور بلوں پر ہے۔ سبسڈی پر ہے اور اس کے علاوہ اِن کا کوئی کام نہیں ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے جناب اسپیکر صاحب! ہمارے دو دو سال کے جو ہمارے transformers ہیں ہمارے کھمبے ہیں ہم نے اُن کو کہا ہے گورنمنٹ نے باقائدہ اُن کو PC1 بنا کے دیا ہے۔ اُس پر عمل درآمد بالکل بھی نہیں ہو رہا۔ آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ یہاں اِن کی سیکریڑی کو طلب کیا جائے، یہاں پر جو CEO صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس کان سے سنیں گے اس کان سے نکالیں گے اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ بلوچستان میں جتنے بھی اِن کے آفیسران بیٹھے ہوئے ہیں نہ اِن کو بلانے کا فائدہ ہے نہ اِن کو بٹھانے کا فائدہ ہے نہ اِن سے بات کرنے کا فائدہ ہے۔ اگر فائدہ ہے جناب چیئرمین صاحب! CM سے بات کی جائے آپ کی چیئر رولنگ دیں ان کے سیکرٹری PHE کو بلایا جائے۔ جب سیکرٹری یہاں آئیں گے hall میں بیٹھیں گے سب ممبران کی بات سنیں گے پھر اُن کے عقل میں کوئی بات آجائیگی واقعی بلوچستان والے کتنے پریشان ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے اپنے علاقوں میں ایسے ایسے گھر ہیں جہاں 8 سال سے بجلی نہیں ہے 6 سال سے بجلی ہے ہی نہیں بجلی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ تو ہم نے PC دلوائیے ہیں ان کے کھمبے اور بجلی ٹرانسفارمر دو سال ہوگئے ہیں جناب چیئرمین صاحب! وہ لوگ بغیر بجلی کے گزارا کر رہے ہیں۔ حالت بڑی خراب ہے آپ کو چاہیے جناب اسپیکر صاحب! آپ رولنگ دے اور CEO کو نہ بلائیں نہ OD بلائیں ان کے پاس بہانا بنانے کے لئے ایک اتنی بڑی موٹی کتاب ان کے پاس

ہے۔ یہ پہلے آپ کو پورا سمجھائیں گے ان جو انداز طریقہ کار ہے انہوں نے ایک سسٹم رکھا ہوا ہے آپ کو کیسے مطمئن کریں مطمئن کر کے جائیں گے رزلٹ زیرو بٹا زیرو ہوگا۔ آپ سے گزارش ہے کی جاتی ہے جناب اسپیکر صاحب! یہ جو installation پول کی ٹرانسفارمر کی load shedding ہیں۔ یا جو شہر کا ایریا ہے جہاں پر over load کا معاملہ چل رہا ہے۔ جہاں پر ٹرانسفارمر کو repair کرنے کی ضرورت ہے یا change کرنے کی ضرورت ہے تمام ہر ضلع کے اپنے اپنے مسائل ہیں اس پر secretary energy کو بلائیں اُس کو وقت دے ٹائم دے میرے خیال سے پھر جا کے یہاں CEO صاحب بیٹھے ہوئے ہیں PD صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کے دماغ میں کوئی بات بیٹھ جائے گی بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ آیا قرارداد نمبر 144 منظور کی جائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد نمبر 144 منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی مٹھا خان صاحب۔

حاجی مٹھا خان کاکڑ: مہربانی جناب چیئرمین! 30 فروری کلی شادیزئی میں سی ڈی ڈی کی ناروا کارروائی جو چار بچے شہید ہوئے۔ اُس دِن میں اسلام آباد سے آ کے ژوب وہ لوگ جنازے اٹھا کے ادھر آ رہے تھے کوئٹہ۔ پھر میں نے request کیا میں نے کہا کے آپ بچوں کو دفن کریں۔ انشاءاللہ اس کا ہم کوئی حل نکال لیں گے پھر اُس کی خاطر پھر ایک JIT بنی لیکن سر JIT ابھی تک چیئرمین صاحب کوئی پتہ نہیں ہے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ JIT تو جو ناروا کاروائی ہوئی اس کے خلاف کاروائی کی جائے کیوں کہ آئندہ ایسا عمل نہ ہو کہ کوئی بندہ حکومت کے کندھے سے اپنا کام لیتے چار بندوں کو بغیر FIR کوئی بچے پر ایف آئی آر نہیں ہوا تھا لیکن یہ بچے شہید ہوئے اور CDD کو میں JIT کو میں request کر رہا ہوں کہ اس کے حق میں ایسا فیصلہ کریں تا کہ کل کوئی ایسا ناروا کاروائی نہ کریں بڑی مہربانی آپ کی thank you۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر **145** پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you جناب چیئرمین قرارداد نمبر 145۔

ہرگاہ کہ پاکستان ٹیلی ویژن ایک ملکی نشریاتی ادارہ ہیں جس پر ملک کے تمام صوبوں اور ان کے زبانوں کا آئینی طور پر حاصل ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے پی ٹی وی اسٹیشن کوئٹہ کے تمام قومی زبانوں پشتو، بلوچی، براہوی، ہزارگی اور دیگر پروگرام نئے ڈرامے اور نئے اسٹیج پروگرام مکمل طور پر ختم اور بند کر دیئے گئے ہیں مزید برہاں یہ کہ اس بابت کافی عرصے سے کوئی بجٹ بھی نہیں رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف

یہاں کے مقامی فنکاروں میں شدید مایوسی پائی جاتی ہیں بلکہ صوبے کے قومی زبانوں کو مکمل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ پی ٹی وی کوئٹہ سینٹر میں نئے ڈراموں پروگراموں کے لیے بجٹ مختص کرنے کو یقینی بنائے تاکہ مقامی فنکاروں میں پائی جانی والی بے چینی اور احساس محرومی کا خاتمہ ممکن ہوسکے۔

جناب چیئرمین: قرارداد نمبر 145 پیش ہوئی administbility کی وضاحت فرمائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب چیئرمین یقیناً یہ ملک ایک فیڈریشن ہے اور فیڈریشن کے تحت اور اس ملک کے آئین کے تحت اس ملک کے تمام قومی وحدت کو آئینی طور پر یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی زبان اپنی ثقافت کی ترقی اور ترویج کرسکیں۔ جناب اسپیکر! آرٹیکل 28 اور آرٹیکل 251 اگر آپ ملاحظہ فرمائیں۔ اُس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے۔ زبان رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ یہ آرٹیکل 28 کہہ رہا ہے شہریوں کے کسی بھی طبقے کو جس کی ایک الگ زبان رسم الخط اور ثقافت ہو اسے برقرار رکھنے اور فرخ دینے اور قانون کے تاب اس غرض کے لئے ادارے قائم کرنیکا حق ہوگا یہ آرٹیکل 28 کہہ رہا ہے اور جناب چیئرمین! آرٹیکل 251 اُس کا sub clause ہے جناب 3 اُس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ کوئی صوبائی اسمبلی قانون کے ذریعے قومی زبان کے علاوہ کسی صوبائی زبان کی تعلیم ترقی اور اس کے استعمال کے لیے اقدامات تجویز کرسکے گی۔ جناب اسپیکر! یہ تو آئین کا constitution provision ہے یہ لازم ہے اس مملکت کے اداروں پر مگر افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن ایک قومی ادارہ ہے اور اس پر تمام زبانوں کا یکساں حق ہے اس پر چاہے پشتو ہو بلوچی ہو چاہے پنجابی ہو سندھی ہو سرائیکی ہو براہوئی ہو ہزارگی ہو چاہے جتنی بھی یہاں زبانیں ہوں چاہے ایسی زبان اگر سو بندے بھی بولے اُس زبان کی تحفظ کے لیے بھی اقدامات اٹھانا اُن کے لیے پروگرام رکھنا یہ تمام ملکی اداروں کا فرض ہے بالخصوص پاکستان ٹیلی ویژن تو جناب اسپیکر! آپ دیکھ رہے ہو کے یہاں پر ابھی کچھ دن پہلے مجھے ایک فنکار صاحب ملے تھے تو میں نے ان سے پوچھا کے آپ بالکل ٹیلی ویژن پر نظر نہیں آتے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہمارے تمام پروگرام ختم کردیے گئے ہیں۔ اور جتنے بھی یہاں پر پشتو، بلوچی یا دیگر زبانوں کے ڈرامے چلائے جاتے وہ سارے پتہ نہیں 10 سال پرانے ہیں 15 سال پرانے بنائے گئے ڈرامے یا دیگر سٹیج پروگرام وہ جو ہے نہ چلائے جا رہے ہیں۔ مگر میں پروگرام کے لئے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی بجٹ نہیں ہے جناب چیئرمین! 2006ء میں پی ٹی وی بولان کے نام سے یہاں پروگرام شروع ہوا پھر اس کے لیے اُس وقت پانچ کروڑ روپے رکھے گئے جس میں ٹائم رکھا گیا کہ یہ ٹائم 2 گھنٹے پشتو کے لئے بلوچی کیلئے کے لئے براہوئی کے لئے ہزارگی

کے لیے باقی زبانوں کے لیے لیکن اب وہ پانچ کروڑ روپے بھی اب تقریباً ختم کر دیے گئے ہیں۔اب آپ بتایئے ویسے ہمارے جتنے بھی فنکار ہیں ہمارے جتنے بھی گلوکار ہیں ہمارے جتنے بھی بڑے بڑے ایکٹرز ہیں وہ کہاں جائیں جو pirvate ptv channels ہیں۔انہوں نے بھی اپنے ورکرز کو نکالا ہے آپ یقین کریں اس دور میں گزشتہ چار سال کے دورِ حکومت میں جتنے بھی ٹی وی چینل ہیں پرائیویٹ انہوں نے ہزاروں ورکرز کو فنکاروں کو ایکٹرز کو اینکر پرسن کو جرنلسٹوں کو جو میدان میں کام کرنے والے تھے ان کو تو فارغ کر دیے بچارے۔یہاں کوئٹہ کے کہیں درجنوں ہمارے دوست ہیں جو مختلف ٹی وی چینل کے ساتھ کام کرتے تھے اُن کو ان ٹی وی چینل والوں نے بڑے بڑے ٹی وی چینل تھے اُن جو ہے نہ یہاں اُن کو تو فارغ کر دیا اور اب پی ٹی وی نے بھی مریض ظالمانہ طرزِ عمل اختیار کیا ہے کہ انہوں نے بھی اب تمام پروگرام ختم کر دیے۔جب پشتو کا پروگرام نہیں ہوگا، جب بلوچی کا نہیں ہوگا جب کسی اور زبان کا نہیں ہوگا تو وہاں اُن کے فنکار اُن کی زبان کی ترقی کہاں ہوگی کہاں اُن کی زبان پڑی جائے گی کہا اُن کے فنکار اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے کس سٹیج پر کریں گے۔کس سٹیج ڈرامے پر کریں گے کس پروگرام میں کریں گے جب اُن کی زبان یہاں سے نکالی جائے گی تو یہ جناب چیئر مین صاحب یہ ایک سازش ہے دنیا جہان میں اس بات پر اقوام متحدہ اس کا ذیلی ادارہ UNESCO وہ دنیا کی زبانوں کی تحفظ کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے 21 فروری دنیا بھر میں عالمی زبانوں کا دن مقرر کیا گیا ہے تا کہ زبانیں جو ناں ہیں وہ محفوظ ہو سکے دنیا کے قوموں کے ثقافت اُن کا تہذیب محفوظ ہو سکے۔آپ جا کر دیکھیں کیلاش میں بہت سارے لوگ کم لوگ ہیں وہ یہ زبان بولتے ہیں اُن کے زبان کے تحفظ کے لیے بھی قدم اٹھایا جا رہا ہے دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں جناب اسپیکر! یہ کوئی وہ بات نہیں ہے۔ Brussels میں آپ جا کر دیکھے ایک شہر میں ایک علاقے کے شہر کے ایک کونے میں ایک زبان میں تعلیم دی جاتی ہے دوسرے کونے میں دوسری زبان تیسری کونے میں تیسری زبان کو لیکن اس ملک میں بدبختی یہ ہے کہ یہاں قوم کو اُن کے زبانوں کو دبایا جا رہا ہے تو اس سے قوم میں نہیں جناب اسپیکر! تو میں اس قرارداد کے ذریعے تمام دوستوں سے گزارش ہوگی کہ اس قرارداد میں حق میں وہ آئیں گے کہ وفاقی حکومت کم از کم پی ٹی وی کوئٹہ سٹیشن کو مزید بجٹ دے دے یا کے مقامی جو فنکار ہیں یہاں کی جو ہماری قومی زبانی ہے پشتو ہے، بلوچی ہے ،براہوی ہے، ہزارہ گی ہے چاہے اور زبانیں ہیں جاموٹ کی زبان ہے سندھی بولنے والے بہت سارے لوگ ہونگے اُن کے زبانوں کے لیے وقت مقرر کیا جائے اُن کے فنکاروں کے لئے اُن کے ایکٹرز کے لیے گلوکاروں کے لیے اُن کیلئے نئے نئے ڈرامے بنائے جائیں اُن کے لیے مخصوص جو بجٹ ہے وہ کم از کم یہاں کے لیے سالانہ کوئی 50 کروڑ روپے سے زیادہ

رکھی جائے یہاں فنکاروں کی حوصلہ افزائی ہو سکے thank you جناب اسپیکر۔

جناب چیئرمین: آیا قرارداد نمبر 145 منظور کی جائے؟

جناب چیئرمین: قرارداد نمبر 145 منظور ہوئی۔

جناب چیئرمین: اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 7 جون 2022 بوقت تین بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے شکریہ۔

(اسمبلی کا اجلاس 6 بجکر 26 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)